اخبارات میں اُن کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔ حالی کی طرح اُن کا موضوع سخن بھی زیادہ تر "اسلام" اور "مسلمان" ہی ہے۔

مسدس حالی کو اُردو شاعری میں جو قبولِ دوام حاصل ہوا اُس کی دیکھا دیکھی ہمارے اور شعراء کرام نے بھی مسلمانوں کی تباہی اور زبوں حالی کے مرثیے لکھے، مگر وہ بات کسی کو نصیب ہوئی۔ "ہمارا ماضی وحال" اور "اسلام آشوب" بقول ڈاکٹر سید نجم الدین احمد جعفری "خواجہ حالی اور علامہ اقبال کے پیغامات شعری کی صدائے بازگشت کی تکمیل" ہیں۔

"ہمارا ماضی وحال" ۳۲ بند کا مسدس اور "اسلام آشوب" ۵۰ بند کا مخمس ہے۔ دونوں کافی حد تک اثر انگیز و پُرسوز اور اسلامی درد ومحبت کے ترجمان ہیں، اُفق صاحب کی کہنہ مشقی، زبان کی سلاست، روانی اور پاکیزگی خیال نظموں کی کامیابی کی ضامن ہے۔

تذکرۂ عزیزیہ۔ از جناب مولوی قاضی بشیر الدین صاحب میرٹھی، قاضی شہر۔ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۱۲۰ صفحات۔ کتابت طباعت متوسط۔ کاغذ معمولی۔ قیمت ۸ ملنے کا پتہ: منیجر مطبع مجتبائی شہر میرٹھ۔

یہ رسالہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ کا تذکرہ ہے جس میں پہلے آپ کے نجی حالات یعنی پیدائش، بچپن، تعلیم وتربیت اور آپ کے اخلاق وصفات وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں چند دلچسپ وموعظت آفریں واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ صفحہ ۵۰ سے آپ کے ملفوظات عالیہ وارشادات سامیہ کا بیان ہے جن میں مختلف علمی نکات تصوف کے رموز وحکم اور فقہ کے پیچیدہ مسائل شرح وبسط کے ساتھ مذکور ہیں۔ یہ حصہ کتاب کی جان ہے۔ علماء پر عام الزام ہے کہ اُنھوں نے انگریزی تعلیم کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو ترقی کرنے کا موقع نہیں دیا لیکن اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے۔ علماء نے انگریزی تہذیب وتمدن کی مخالفت کی تھی محض انگریزی زبان کے سیکھنے اور انگریزی علوم وفنون کے پڑھنے کو ناجائز نہیں کہا، چنانچہ اس کتاب میں علم منطق اور انگریزی زبان و ملازمت سرکاری کے متعلق ایک استفتا ہے جو اس کا جواب حضرت شاہ صاحب کا جو ارشاد قلم بند کیا گیا ہے اس سے بھی اس کی قطعی تردید ہوتی ہے۔ کتاب دلچسپ مفید اور پڑھنے کے لائق ہے۔